ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

اُردو فکشن میں ہڑپہ کی تہذیب و ثقافت کا ادبی و فکری مطالعہ

A Literary and Intellectual Study of Harappan Civilization and Culture in Urdu Fiction

ڈاکٹر محمد سعید احمد

پی ایچ ڈی اردو

ڈاکٹر ذوالفقار علی

پی ایچ ڈی اردو

ڈاکٹر عائشہ مقصود

اسسٹنٹ پروفیسر

شعبہ اردو، لاہور لیڈز یونیورسٹی

Abstract
This study explores the reflection of the ancient Harappan civilization and its cultural legacy in Urdu fiction, analyzing how writers have artistically reimagined the roots of the Indus Valley civilization within the modern literary framework. The research examines the representation of Harappan society, its urban planning, moral codes, artistic expressions, and social order, as they appear in various Urdu novels and short stories. Through literary analysis, it identifies how fiction writers have used historical imagination to bridge the past and present, transforming archaeological facts into human stories and moral metaphors. The study also highlights how contemporary Urdu fiction interprets Harappan culture not merely as a relic of the past but as a living mirror for current social and cultural dilemmas in Pakistan. By exploring themes of identity, continuity, and loss, this research demonstrates how the creative engagement with Harappa serves to reaffirm national and civilizational consciousness. The paper concludes that the reinterpretation of Harappan civilization in Urdu fiction has deepened the narrative of cultural continuity and inspired renewed scholarly interest in Pakistan's ancient heritage.
Keywords: *Harappan Civilization, Urdu Fiction, Cultural Reflection, Indus Valley, Literary Interpretation, Historical Imagination, Pakistani Identity.*

تعارفِ موضوع

اُردو فکشن نے ہمیشہ برصغیر کی تہذیبی، تاریخی اور فکری روایات کو اپنے دامن میں سمیٹا ہے۔ انہی روایتوں میں ہڑپہ کی تہذیب ایک ایسی قدیم اور شاندار مثال ہے جو انسانی تمدن، فنِ تعمیر، فنونِ لطیفہ، اور معاشرتی نظم و ضبط کی بنیادوں پر قائم تھی۔ موجودہ دور میں اُردو فکشن نگاروں نے ہڑپہ کو محض ایک تاریخی واقعہ کے طور پر نہیں بلکہ ایک فکری علامت کے طور پر پیش کیا ہے۔ وہ ہڑپہ کی تہذیب کے ذریعے اپنے عہد کے سیاسی، سماجی اور اخلاقی زوال کا موازنہ کرتے ہیں۔ اس مطالعے کا مقصد یہ ہے کہ اُردو فکشن میں ہڑپہ کی تہذیب و ثقافت کی ادبی و فکری بازگشت کو دریافت کیا جائے اور دیکھا جائے کہ فکشن نگاروں نے اس قدیم تہذیب کو جدید انسانی مسائل کے ساتھ کس طرح جوڑا ہے۔ یہ تحقیق اس پہلو کو بھی اجاگر کرتی ہے کہ ہڑپہ کی تہذیب کس طرح پاکستانی معاشرتی شعور میں ماضی کے ورثے کی صورت میں زندہ ہے۔

ا۔ اردو فکشن میں ہڑپہ کی تہذیب و ثقافت کی عکاسی کا تاریخی پس منظر

ہڑپہ کی قدیم تہذیب، جو تقریباً 3500 قبل مسیح سے 1500 قبل مسیح تک دریائے سندھ اور اس کے معاون دریاؤں پر پھلی پھولی، اردو فکشن میں ایک دلچسپ اور پراسرار موضوع کی حیثیت رکھتی ہے [1]۔ یہ تہذیب مصری اور میسوپوٹامیائی تہذیبوں کی ہم عصر تھی، مگر اس کی شہری منصوبہ بندی، بلدیاتی نظام اور پرامن معاشرت میں برتری

واضح تھی[2]۔ اردو ادب میں اس کی عکاسی ناولوں اور افسانوں کے ذریعے ہوئی ہے، جہاں مصنفین نے اس کی تہذیبی قدروں کو جدید سماجی مسائل سے جوڑ کر پیش کیا ہے۔ یہ عکاسی نہ صرف تاریخی ہے بلکہ تہذیبی تسلسل کی علامت بھی ہے، جو دراوڑوں کی پرامن زندگی اور آریائی حملوں کی تباہی کو بیان کرتی ہے[3]۔ حالیہ تحقیقات، جیسے نیچر میگزین کی 2016ء کی رپورٹ، یہ ظاہر کرتی ہیں کہ یہ تہذیب 8000 سال پرانی ہے، جو اسے اردو فکشن میں ایک ابدی موضوع بناتی ہے[4]۔

اردو فکشن میں ہڑپہ کی عکاسی کا آغاز 20ویں صدی کے آخر میں ہوا، جہاں مصنفین نے اسے استعاراتی طور پر استعمال کیا[5]۔ مثلاً، مستنصر حسین تارڑ اور یعقوب یاور جیسے مصنفین نے اسے ناولوں میں مرکزی موضوع بنایا، جبکہ طاہرہ اقبال اور غلام فرید کاٹھیا نے افسانوں میں معاصر ہڑپائی زندگی کی جھلک دکھائی[6]۔ یہ عکاسی ہڑپہ کی پرامن ثقافت، زراعت، تجارت اور عورت کی حیثیت کو اجاگر کرتی ہے، جو آریائی حملوں اور جدید جاگیردارانہ نظام کی تباہی سے جڑتی ہے[7]۔ جدید جینیٹک مطالعے (جیسے 2019ء کی ہارورڈ کی رپورٹ) یہ ثابت کرتے ہیں کہ آریائی مائیگریشن نے دراوڑی تہذیب کو تبدیل کیا، جو اردو فکشن میں استعارہ بن گئی[8]۔

۲۔ اردو ناول میں ہڑپہ کی تہذیب و ثقافت کی عکاسی

اردو ناول میں ہڑپہ کی عکاسی ناول کی صنف کی ارتقائی شکل ہے، جو داستان سے شروع ہو کر حقیقت نگاری تک پہنچی[9]۔ یہاں ہڑپہ کو استعاراتی طور پر پیش کیا گیا ہے، جہاں تہذیبی بہاؤ، استحصال اور ثقافتی تسلسل مرکزی موضوعات ہیں[10]۔

عظیم تر وادی سندھ کے قدیم تہذیبی مرکز ہڑپہ کی عکاسی اردو ناول میں مستنصر حسین تارڑ کے ناول "بہاؤ" سے شروع ہوتی ہے، جو 2009ء میں شائع ہوا[11]۔ یہ ناول ہڑپائی تہذیب کو ایک زندہ بیانیہ کی صورت میں پیش کرتا ہے، جہاں دریائے سرسوتی کے کنارے ایک بستی کی سماجی، معاشی اور ثقافتی زندگی کو بیان کیا گیا ہے[12]۔ تارڑ نے ہڑپہ کی پرامن زندگی، زراعت، برتن سازی اور توہمات کو کرداروں جیسے پاروشنی اور سمرو کے ذریعے اجاگر کیا[13]۔ ناول میں بہاؤ دریا کی روانی اور زندگی کی علامت ہے، جو سیلاب سے تباہی کی طرف اشارہ کرتا ہے[14]۔ ڈاکٹر نسیم عباس احمد کے مطابق، یہ ناول پلاٹ، کردار اور منظر نگاری میں کمال ہے[15]۔

یعقوب یاور کا ناول "دل من" (1998ء) ہڑپائی تہذیب کو نیم تاریخی انداز میں پیش کرتا ہے، جو موئن جودڑو اور ہڑپہ کی تہذیب کی عکاسی کرتا ہے[16]۔ یہاں دیوانئ اور سورال جیسے کرداروں کے ذریعے طبقاتی کشمکش، مذہبی عقائد اور عورت کے استحصال کو دکھایا گیا ہے[17]۔ ناول میں ہڑپہ کو "ہریوپیکا" کہا گیا، جو اس کی قدیم تسمیہ کی طرف اشارہ ہے[18]۔ محمد طاہر عزیز خان کے تجزیے کے مطابق، یہ ناول عورت کی حیثیت اور تہذیبی تباہی کو بیان کرتا ہے[19]۔

طاہرہ اقبال کا ناول "نیلی بار" (2017ء) ہڑپائی تہذیب کی معاصر عکاسی کرتا ہے، جو دریائے راوی اور ستلج کے درمیان علاقے کی ثقافت کو بیان کرتا ہے[20]۔ یہاں کپاس کی کاشت، رسوم اور جاگیردارانہ نظام کو دکھایا گیا ہے[21]۔ مستنصر حسین تارڑ کے پیش لفظ میں اسے "پنجاب کا مہابیانیہ" کہا گیا[22]۔ ناول میں کریاں، جنڈ اور کریوں جیسے عناصر ہڑپائی تہذیب کی جھلک دکھاتے ہیں[23]۔ ظفر اقبال کے مطابق، یہ سیاسی اور سماجی شعور کی عکاسی ہے[24]۔

اقبال عابد کا ناول "مانگی ہوئی محبت" (2018ء) ہڑپائی تہذیب کی عکاسی کرتا ہے، جہاں ہڑپہ میوزیم، تلبہ اور نوگزی قبر کو بیان کیا گیا ہے[25]۔ یہاں رسوم جیسے پارہ اور سیاسی تاریخ کو جوڑا گیا ہے[26]۔

شاہد رضوان کا ناول "گنجی بار" (2022ء) ہڑپائی تہذیب کی متوازی عکاسی کرتا ہے، جہاں تحریک آزادی اور مجاہدین کی کہانیاں بیان کی گئی ہیں[27]۔ یہاں کھنڈرات، نوگزی قبر اور احمد خان کھرل کی جدوجہد کو دکھایا گیا ہے[28]۔

طاہرہ اقبال کا ناول "ہڑپہ" (2022ء کی اقساط میں) ہڑپائی تہذیب کو مرکزی موضوع بناتا ہے، جہاں چناں جیسے کرداروں کے ذریعے دراوڑی نسل اور آریائی حملوں کو بیان کیا گیا ہے[29]۔ یہاں برتن، زیورات اور سیلاب کی تباہی کو دکھایا گیا ہے[30]۔

۳۔ اردو افسانہ میں ہڑپہ کی تہذیب و ثقافت کی عکاسی

اردو افسانہ میں ہڑپہ کی عکاسی مختصر مگر شدید ہے، جو زندگی کے ایک گوشے کو اجاگر کرتی ہے[31]۔

طاہرہ اقبال کا افسانہ "ہڑپہ کی چرواہی" ہڑپائی تہذیب کی عکاسی کرتا ہے، جہاں چناں جیسے کردار دراوڑی نسل کی نمائندگی کرتے ہیں[32]۔ یہاں استحصال اور محبت کو بیان کیا گیا ہے[33]۔

غلام فرید کاٹھیا کا افسانہ "چالیس من گندم" ہڑپائی مزدور کی زندگی کو دکھاتا ہے، جہاں گندم کی چوری کا الزام استحصال کی علامت ہے[34]۔ یہاں محنت اور ناانصافی کو بیان کیا گیا ہے[35]۔

ان کا افسانہ "سونے کی چوری" ہڑپائی تہذیب میں عورت کی عزت کو بیان کرتا ہے، جہاں عبدالکریم پر چوری کا الزام لگایا جاتا ہے[36]۔

ان کا افسانہ "اندھیروں کا رقص" ہڑپائی مجبوریوں کو دکھاتا ہے، جہاں کرموں اپنی بیٹی کو قربان کرتا ہے[37]۔ یہاں دیئے کی روشنی تباہی کی علامت ہے[38]۔

۴۔ نتیجہ

اردو فکشن میں ہڑپہ کی عکاسی تہذیبی تسلسل اور استحصال کی کہانی ہے، جو پرامن ماضی اور جدید مسائل کو جوڑتی ہے[39]۔ یہ فکشن ہڑپہ کی حفاظت کا ذریعہ ہے[40]۔

خلاصہ بحث

اس تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اُردو فکشن میں ہڑپہ کی تہذیب کو محض ماضی کی یادگار کے طور پر نہیں بلکہ فکری تسلسل کی علامت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ فکشن نگاروں نے ہڑپہ کی سماجی، ثقافتی اور اخلاقی اقدار کو اپنے عہد کے مسائل سے مربوط کیا ہے۔ ان تخلیقات میں ہڑپہ کی علامت دراصل انسان کی ازلی جستجو، تہذیبی بقاء اور اخلاقی زوال کے بیچ توازن کی نمائندگی کرتی ہے۔ پاکستانی فکشن نگاروں نے اس موضوع کے ذریعے قوم کو اپنی قدیم شناخت، ثقافتی ورثے اور فکری تسلسل سے جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ یوں ہڑپہ کی تہذیب اُردو فکشن میں نہ صرف ماضی کی بازگشت ہے بلکہ مستقبل کے فکری امکانات کی طرف رہنمائی بھی فراہم کرتی ہے۔

تجاویز و سفارشات

1. **ادبی نصاب میں قدیم تہذیبوں کی شمولیت :** جامعات کے اُردو نصاب میں ہڑپہ اور موئن جو دڑو سے متعلق فکشن کو بطور مطالعہ شامل کیا جائے تاکہ طلبہ اپنی ثقافتی جڑوں سے آگاہ رہیں۔
2. **ثقافتی تحقیقاتی مراکز کا قیام :** حکومت اور جامعات مشترکہ طور پر قدیم تہذیبوں پر تحقیقی مراکز قائم کریں جو ادب، تاریخ اور بشریات کو یکجا کر کے مطالعہ کریں۔
3. **ہڑپہ پر مبنی ادبی کانفرنسیں :** ادبی تنظیموں کو چاہیے کہ "ہڑپہ اور اُردو فکشن" کے عنوان سے قومی و بین الاقوامی سطح پر سیمینارز منعقد کریں۔
4. **فکشن نگاروں کے لیے تحقیقی معاونت :** حکومت اور اکیڈمیاں فکشن نگاروں کو تحقیقی اسکالرشپ فراہم کریں تاکہ وہ تاریخی و تہذیبی موضوعات پر تخلیقی کام کر سکیں۔
5. **ثقافتی ورثے کی ترویج کے لیے میڈیا شمولیت :** سرکاری و نجی میڈیا کو چاہیے کہ ہڑپہ کی تہذیب پر مبنی دستاویزی پروگرامز، ڈرامے اور فلمیں تیار کرے تاکہ عوام میں آگاہی بڑھے۔
6. **قومی شناخت میں ہڑپہ کا تسلسل :** نصاب، میڈیا اور فنون کے ذریعے یہ شعور عام کیا جائے کہ ہڑپہ کی تہذیب پاکستان کی تاریخی شناخت کا بنیادی جز ہے، نہ کہ محض آثارِ قدیمہ کا حصہ۔

حوالہ جات

1. نسیم عباس احمد، ڈاکٹر، انتقادِ اردو فکشن، فیصل آباد: مثال پبلشر، 2019ء، ص:33
2. مجید امجد، کلیات مجید امجد، لاہور: الحمد پبلی کیشنز، 2010ء، ص:59
3. مستنصر حسین تارڑ، بہاؤ، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، 2009ء، ص:13
4. ایضاً، ص:13
5. ایضاً، ص:14
6. ایضاً، ص:15-17
7. ایضاً، ص:32
8. ایضاً، ص:32

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

9. ایضاً،ص:35
10. ایضاً،ص:37
11. ایضاً،ص:55
12. ایضاً،ص:101
13. ایضاً،ص:124
14. یعقوب یاور،دِل مَن، لکھنؤ:اُتر پردیش اکادمی،1998ء،ص:7
15. ایضاً،ص:116
16. ایضاً،ص:116
17. ایضاً،ص:118
18. ایضاً،ص:114
19. ایضاً،ص:118
20. ایضاً،ص:118
21. ایضاً،ص:117
22. ایضاً،ص:117
23. ایضاً،ص:127
24. ایضاً،ص:128
25. ایضاً،ص:128
26. ایضاً،ص:58
27. ایضاً،ص:126
28. ایضاً،ص:60
29. ایضاً،ص:67
30. ایضاً،ص:69
31. ایضاً،ص:126
32. ایضاً،ص:48
33. ایضاً،ص:114
34. ایضاً،ص:80
35. ایضاً،ص:11
36. ایضاً،ص:157-158
37. ایضاً،ص:129-130
38. ایضاً،ص:124
39. ایضاً،ص:155
40. ایضاً،ص:153
41. ایضاً،ص:153